www.novelsclubb.com
سوزِ یقین
احسن نعیم
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

سوزِ یقین

از

احسن نعیم

www.novelsclubb.com

امید کی کرن

”ہر صبح لاتی ہے اک نئی امید کی کر

بشر پھر بھی رہتے ہیں گناہوں میں مگن

دو دن بعد وہ آفس میں بیٹھی کام کر رہی تھی کہ یکدم کچھ یاد آنے پر اس نے پیون کو بلایا اور اس کو زین کو بلانے کے لیے بھیجا۔اور اپنی چیزیں سمیٹنے لگی۔چند لمحوں بعد زین آفس میں داخل ہوا اور سلام کیا۔"وعلیکم اسلام! دراصل میری گاڑی کے ڈیش بورڈ میں چند چیزیں پڑی تھیں وہ اس دن کے بعد سے مجھے نہیں ملی۔دو دن میں مصروف تھی۔اب ضرورت ہیں۔کدھر ہیں وہ؟"اس نے تمہید کے بغیر پوچھا۔"وہ دراصل گاڑی رات کو ورکشاپ کھڑی کرنی تھی تو میں نے نکال لیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہیں کچھ ادھر ادھر نا ہو جائے۔وہ میرے گھر پڑی ہیں۔آپ آ کے لے جایئے گا۔"اس نے بھی سیدھا جواب دیا"نہیں کل آپ آفس لے آیئے گا۔"اس نے اپنی چیزیں اٹھاتے ہوئے کہا۔"اچھا چلیں ٹھیک ہے دیکھوں گا۔"کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

ارسا نے سانس لیا اور کمرے سے نکل گئی۔

****

اسلام آباد کے پوش علاقے میں اس وقت عالیشان کوٹھی روشن تھی۔ایسے میں ایک کمرے میں دیکھا جائے تو روشنی مدھم تھی۔طیب رف سے حلیے میں صوفے پہ بیٹھا سگریٹ پھونک رہا تھا۔اس کے سامنے ٹیبل پہ دو پاسپورٹ پڑے تھے۔ٹیبل کی دوسری سائیڈ آرام دہ صوفے پر ارسلا بیٹھی تھی۔چہرے پہ پریشانی واضح تھی۔

مگر پاسپورٹ دیکھ کر مطمئین بھی۔ طیب نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلا اور ارسلا سے مخاطب ہوا۔ "میں کل شام کی فلائیٹ بک کروا رہا ہوں تیار ہو جانا وقت پہ!" اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ "ٹھیک ہے ہو جاؤں گی تیار" ارسلا کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔

****

اگلے دن ارسا آفس میں تھی مگر زین نہیں۔ ارسا نے آج رائل بلیو کلر کا فراک زیب تن کیا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں سب میں نمایاں تھیں۔ ارسا کے بال بھی تھوڑے کرلی تھے۔

www.novelsclubb.com

جو کل اس نے خود کیے تھی۔ اس نے صبح آفس آنے بعد ساڑھے گیارہ بجے تک اپنا کام کیا اور پھر کچھ یاد آنے پر اس نے ٹی بریک تک تقریباً اپنا کام ختم کر لیا۔ بارہ بجے ٹی بریک کے اوقات میں اس نے کولیگ سے زین کے متعلق پوچھا تو وہ

"!بولی۔ "نہیں! آج تو زین آفس نہیں آیا اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے شاید سے
وہ بتا کر چلی گئی۔

ارسا اپنے روم میں آ کر سوچنے لگی۔ یا پھر فیصلہ کرنے لگی۔ اس نے کچھ لمحوں بعد فیصلہ کرتے ہوئے موبائل نکالا اور زین کا نمبر ملایا۔ جو اس نے ابھی زین کے دوست سے لیا تھا۔

تین سے چار بار بیل جانے کے بعد دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا۔

اسلام و علیکم! "ارسا نے سلام کیا۔" •

و علیکم اسلام! "دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔"

میں ارسا بات کر رہی ہوں۔ مجھے کچھ کام تھا۔ "اس نے محتاط لہجے میں بتایا۔"

اوہ ارسا! جی کیا کام تھا! "اس نے خوشگوار لہجے میں کہا۔"

وہ دراصل آج آپ آفس نہیں آئے۔مجھے چیزوں کی ضرورے ہے جو گاڑی میں "

"تھیں اور آپ نے لانا تھی۔

اس نے مدعے کی بات کی۔

معزرت مس ارسا! آج میری طبیعت کچھ نازک تھی تو میں آ نہیں سکا۔"زین"

نے معزرت خوانہ انداز میں کہا۔

اچھا چلیں! آپ مجھے اپنے گھر کا ایڈریس دے دیں نیں آپ کے گھر سے لے لیتی"

ہوں۔"اس نے مسئلہ کا حل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو ایڈریس ٹیکسٹ کر دیتا ہوں۔کتنے بجت تک آئیں گی؟"

میں بس گھنٹے میں یہاں سے نکل جاؤں گی۔"

"جی بہتر! میں آپ کا انتظار کروں گا۔"

زین نے الوداعی کلمات کہہ کر فون رکھ دیا تو ارسا نے جلدی سے چائے ختم کی اور جو کام رہ گیا تھا وہ کرنے لگی تاکہ وہ وقت پر وہاں پہنچ جائے۔

***

ٹھیک ڈھائی بجے ارسا ڈیفینس کے اس گھر کے سامنے گاڑی پارک کر رہی تھی جس کو زین نے اپنا گھر بتایا تھا۔ارسا نے آفس سے نکلتے ہوئے اپنا حلیہ زرا بہتر کر لیا تھا۔

اس وقت ارسا اس گھر کو دیکھ رہی تھی جو گھر کم محل زیادہ لگ رہا تھا۔ارسا سوچ رہی تھی کہ اتنا بڑا گھر ہونے کے باوجود زین نوکری کیوں کرتا تھا؟ ابھی وہ سوچ رہی تھی کہ کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور زین باہر نکل آیا۔شاید اس نے ارسا کو کیمرے میں دیکھ لیا تھا اس لیے وہ اس کو اندر لے جانے کے لیے آیا تھا۔

"ارسا آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں اندر آئیں نا"

میں بس بیل بجانے ہی والی تھی !ارسا نے پشیمان ہوتے ہوئے وضاحت کی۔"

باہر سے گھر جتنا پیارا لگ رہا تھا اندر اس سے بھی زیادہ پیارا تھا۔ پورچ میں تین عدد گاڑیاں کھڑی تھیں اور تین کی گنجائش ابھی اور بھی تھی۔ زین ارسا کو لیے گھر کے اندر کی طرف بڑھ گیا۔ گھر میں زین کی امی موجود تھیں۔ زین سیدھا ارسا کو لاؤنج میں لے گیا جہاں زین کی والدہ رضیہ بیگم صوفے پہ بیٹھی جہازی سائز ٹی وی دیکھ رہی تھیں۔ اس کے آتے ہی ان کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ انھوں نے کھڑی ہو کر ارسا کو پیار کیا۔ شاید انھیں اس کے آنے کی اطلاع تھی۔ اس لیے انھوں نے بڑے جوش سے اس کا استقبال کیا اور اپنے پاس بٹھا لیا۔

"بیٹی! کیا لو گی ٹھنڈا یا گرم؟ بلکہ چھوڑو"

www.novelsclubb.com

انھوں نے ساتھ پڑی ڈیوائس کو دبایا۔ شاید یہ ملازموں کو بلانے کے لیے تھی۔ ایک ملازمہ بھاگتے ہوئے پہنچ گئی۔

"ندا! جاؤ ارسا بیٹی کے لیے لیمنایڈ پینے کو لاؤ" انھوں نے ندا، جو ان کی ملازمہ تھی" اس کی عمر شاید بیس کے لگ بھگ ہو گی، اس کو ارسا کے لیے لیمنایڈ لانے کو کہا۔

نہیں آنٹی اس کی ضرورت نہیں ہے میں بس زین سے کچھ چیزیں لینے آئے" "تھی۔تو بس میں وہ لے کر چلی جاؤں گی۔

اس نے محبت اور خلوص سے کہا۔

ارے بیٹا ایسے کیسے ؟ کھانا کھائے بغیر تو میں جانے نیں دوں گی۔ابھی بس کھانا" لگنے ہی والا ہے۔"آنٹی نے بڑے پیار سے اس کو کہا۔

نہیں نہیں آنٹی میں بس چیزیں لینے آئی ہوں۔کھانا نہیں کھا سکتی۔پھر کبھی سہی" ابھی دیر ہو رہی ہے۔"اس نے انکار کیا مگر تمیز سے۔

"نہیں آج کھانا کھلا کر ہی بھیجوں گی۔زین تمھیں خود چھوڑ آئے گا۔"

ہاں ارسا! کھانے کا وقت ہے۔کھانا کھا کر چلی جایئے گا۔"زین جو پاس بیٹھا ہوا تھا" اس نے بھی بات میں ٹانگ اڑائی۔ابھی ارسا کچھ کہنے والی تھی کہ ندا لیمنیڈ لیے آگئی۔

آنٹی ارسا سے باتیں کرنے لگ گئیں۔ ارسا کو وہ خاتون بہت اچھی لگیں۔ سوبر ڈیسنٹ سی۔

باتوں باتوں میں آنٹی نے ارسا کو بتایا کہ زین ان کا بڑا بیٹا ہے اس کے بعد اس کا چھوٹا بھائی ہادی ہے اور پھر ایک چھوٹی بہن زویا ہے۔ اس گھر میں ان کا دیور اور بیوی بچے بھی رہتے تھے۔ ابھی سب گئے ہوئے تھے۔

ان کے ہزبینڈ اور دیور کا کا اپنا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس تھا۔ دونوں اس وقت آفس گئے ہوئے تھے۔ دیور کے بیوی بچے میکے گئے ہوئے تھے اور ہادی دوستوں کی طرف گیا ہوا تھا جبکہ زویا اسکول تھی۔ انھوں نے تفصیلاً اس کو بتایا۔

"اب یہ زین کو دیکھو! اس کے ابو اتنی بار کہہ چکے ہیں کہ ان کے ساتھ بزنس میں آئے مگر اس کو جاب کا ہے کہ ایکسپیرینس ملے گا" رضیہ بیگم نے زین کے بارے میں بتایا۔ زین ان کے اس تبصرے پر معنی خیز انداز میں مسکرا دیا۔

اوہ! تو زین صرف ایکسپیرینس کے لیے آفس آتا تھا۔پیسے کی تو ان کے پاس کمی نہیں تھی۔پھر زین کو طاقت کی کیا ضرورت ہے؟اس کے دماغ میں خیال آیا۔اتنے میں میں ملازمہ نے آکر کھانا لگنے کی اطلاع دی۔وہ تینوں اٹھ کر ڈائننگ روم میں آگئے ۔اتنے بڑے ٹیبل پر انواع واقسام کی ڈشز پڑی تھیں۔آنٹی نے اتنا اہتمام کیا ہوا تھا کہ اس نے بے اختیار کہہ ڈالا۔

"آنٹی آپ نے ایسے ہی اتنا تکلف کیا۔اتنا کچھ بنوانے کی کیا ضرورت تھی؟"

تکلف کیسا؟زین کی کوئی کولیگ آرہی تھی تو یہ سب تو بنتا تھا"

ابھی کچھ دیر اور ہوتی تو زیادہ کچھ بنوانا تھا"انھوں نے پیار سے بتایا۔کھانے کے دوران ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ارسا اور زین آمنے سامنے بیٹھے تھے۔آنٹی وقتاً فوقتاً اس کی پلیٹ میں کچھ نہ کچھ ڈالتی رہیں۔کھانے کے بعد میٹھے میں آئسکریم تھی۔اس کو آئسکریم بہت پسند تھی۔اس لیے اس نے ذرہ صبر کر کتا سکوپ کھایا۔

پانچ بجے کے قریب اس نے جانے کا فیصلہ کیا۔اس نے امی کو فون کر کے بتادیا تھا کہ وہ لیٹ آئے گی۔

اتنی سی دیر کے لیے تو آئی تھی ابھی جا بھی رہی "انھوں نے پر خلوص لہجے میں" کہا۔جس سے تھوڑا شکوہ بھی ٹپک رہا تھا۔

آنٹی اتنی دیر ہو گئی۔امی گھر اکیلے ہوتی ہیں۔آپ نے کھانا بھی اتنا کھلا دیا۔"وہ کچھ " شرمندہ ہو رہی تھی۔

اس میں کیا ہے بیٹا۔اگلی بار ان کو بھی ساتھ لے آنا۔اچھا ہو گا مجھے بھی کمپنی مل " جائے گی۔"

جی آنٹی کوشش کروں گی"۔اس نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔زین اوپر چلا" گیا۔واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سامان تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ آنٹی کا شکریہ اور خدا حافظ کر کے باہر آ گئی۔اس کی آج زین سے کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی۔زین نے اس کی چیزیں اس کو دے دیں۔اس نے ساری چیزیں دیکھ کر زین کا شکریہ ادا کیا اور اللہ حافظ کہہ کر گاڑی میں

بیٹھ گئی۔زین نے اپنے ہاتھ میں دبی اس انگوٹھی کا دیکھا جو ارسا کی تھی اور اس نے نہیں دی تھی۔زین واپس آیا تو رضیہ بیگم مسکرا رہی تھیں۔

زین ارسا کیسی ہے؟اچھی ہے نا؟"انھوں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔"

جی امی مجھے تو اچھی لگی!آپ کو کیسی لگی؟اس نے بھی مسکراتے ہوئے پوچھا۔"

" ! مجھے تو بہت اچھی لگی۔شی از سو بیوٹیفل سو ایلیگنٹ"

جی امی میں زرا کچھ کام کر لوں"زین اوپر چلا گیا اور رضیہ بیگم کچھ سوچنے لگیں اور" سوچ کر مسکرا دیں۔

***

دوپہر دو بجے محل کے سامنے تین گاڑیاں تیار کھڑی تھیں۔ باوردی گارڈز چوکنا تھے۔ڈرائیور باہر کھڑا تھا۔یہاں مالکوں نے آنا تھا وہاں گاڑی نے چلنا تھا۔ٹھیک دو بج کر دس منٹ پہ وہ دونوں ایک ساتھ باہر نکلے۔ان کے باہر آتے ہی ہر ایک میں ہلچل پیدا ہو گئی۔

طیب اور ارسلا کے گاڑی میں بیٹھتے ہی سب گارڈز اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور گاڑی چل پڑی۔گاڑی چلنے کے بعد پیچھے سے انکو کسی دعاؤں نے اپنے حصار میں جکڑ لیا تھا۔

یااللہ! ان دونوں کی مدد فرما۔ان کو ان کے مقصد میں کامیاب فرما۔ان دونوں کو" صحیح سلامت واپس لانا۔اللہ کرے وہ دونوں انکو مل جائیں۔ خیریت سے جائیں "خیریت سے آئیں۔اللہ کی امان میں دیا

www.novelsclubb.com

"خلوص دل سے کی گئی دعائیں ایسے قبول ہوتی ہیں کہ انسان گمان نہیں کر سکتا۔دل سے دی گئی دعائیں انسان کو اپنے حصار میں لے لیتی ہیں۔اور جب کوئی عظیم ہستی دعا کرے تو وہ ویسے ہی قبول ہو جاتی ہیں۔"

دو چالیس پر قافلہ ائرپورٹ کے احاطے میں داخل ہوا۔گاڑی رکتے ہی گارڈز نے اتر کر دونوں طرف کے دروازہ کھول دیے۔دونوں طرف سے شان بے نیازی سے وہ دونوں بایر نکلے۔ارسلا نے میکسی پہنی ہوئی تھی۔میک اپ تھا مگر ہلکا۔ارسلا اس وقت خوبصورت عورت لگ رہی تھی۔اسکے مد مقابل طیب ہمیشہ کی طرح تھری پیس گرے سوٹ میں ملبوس پرفیوم کی خوشبو میں رچا بسا سپاٹ تاثرات لیے اندر کی طرف بڑھ رہا تھا۔جو بھی ان دونوں کو ساتھ چلتا دیکھ رہا تھا بے اختیار کہہ رہا تھا۔

"کیا کمال جوڑی ہے"

تین بجے وی آئی پی امیگریشن کرانے کے بعد تین دس پہ ہوائی جہاز میں تھے۔ جو اپنی پرواز کے لیے بے تاب تھا کہ ان دونوں کو ان کے مقصد کے حصول کے لیے وہ جلد از جلد منزل پر پہنچائے۔

کچھ مقصد ایسے ہوتے ہیں جن کے کیے قدرت بھی ان لوگوں کے ساتھ ویسا سلوک کرتی ہے جو اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے عمدہ ہوتا ہے

☆☆☆☆☆☆

اگست کے وسط میں جس وقت گرمی اپنے عروج پہ تھی۔ ایسے میں ایک گرم دوپہر شام میں ڈھل رہی تھی۔ ارسا اپنی پاسو میں بیٹھی موبائل اور پرس اٹھا رہی تھی جبکہ ارسا کی امی گاڑی سے نکل رہی تھیں۔ سلمان اس وقت باہر کھڑا اپنے سے فٹ اونچے سینٹورس کو دیکھ رہا تھا۔ یہ نہیں تھا کہ اس نے ایسے مال نہیں دیکھے تھے۔ اور یہ بھی نہیں تھا کہ یہ لوگ غریب تھے۔ اچھے کھاتے پیتے لوگ تھے مگر اپنے گاؤں کی روایت کے مطابق وہ سردار کے طابع تھے۔ ارسا کا گاؤں، گاؤں کم

شہر زیادہ تھا۔ سر گودھا کو کون گاؤں کہے گا۔ ! تینوں مال میں داخل ہوئے۔۔مال کیا تھا ایک الگ دنیا تھی۔ رنگ برنگے لوگ۔ بڑی بڑی دکانیں۔ عجیب و غریب اشیاء۔ یہ نیا کسی کے لیے نہیں تھا مگر سینٹورس چند لمحوں کے کیے کسی بھی شخص کو میز مرائز (مسحور) کر دیتا ہے۔ انسان ایک سٹانس میں چلا جاتا ہے۔ وہ تینوں کچھ دکانیں گھومنے کے بعد اور چند کپڑے لے کر ٹاپ فلور یعنی فوڈ کورٹ کی طرف بڑھ رہے تھے جب اچانک۔ ایک دکان کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک حسین حادثہ رونما ہوا۔ پندرہ سالہ خوبصورت سی لڑکی، گلابی ہونٹ لمبے گھنے بال، لانمبی پلکیں، بھوری آنکھیں، فراک پہنے ماسک اوپر کرتے ہوئے دکان سے نکل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاتھ میں شاپنگ بیگز پکڑے تھے۔ ایک لمحے کے لیے سلمان کی نظر اس لڑکی پر اور لڑکی کی نظر سلمان کی نظروں سے دوچار ہوئیں۔ ابھی لڑکی ایک قدم آگے بڑھتی اس کا پاؤں مڑا اور شاپنگ بیگز سمیت دھڑم سے نیچے۔ سلمان نے دیکھتے ہی

بے اختیار چند قدم آگے بڑھائے۔اتنے میں لڑکی سیدھی ہو چکی تھی۔ پیچھے سے بھائی اور ماں تیز قدم چلتے ان تک پہنچ گئے۔ سلمان نے گرے ہوئے شاپنگ بیگز اٹھا کر لڑکی کی جانب بڑھا دیے۔ لڑکی کی پیشانی پہ پسینہ تھا۔اس نے شرم سے سرخ ہوتے ہوئے سلمان سے بیگز لے کر باریک سی آواز میں "شکریہ" کہا۔زہرہ بیگم کی نظر زین پر اور رضیہ بیگم کی نظر ارسا پر پڑی۔

ارسا بیٹی! آپ لوگ یہاں!" رضیہ بیگم خوشگوار لہجے میں کہا۔"

امی! یہ زین کی والدہ ہیں!"اس نے رضیہ بیگم کے بارے میں اطلاع دی۔"

دونوں کو جب پتہ چلا تو دونوں ایک دوسرے کے گلے لگیں۔

"لائبہ! دیکھ کے چلا کرو۔چوٹ تو نہیں آئی؟"

زین جو پاس کھڑا تھا اس نے نرمی سے اپنی بہن سے پوچھا۔

نہیں بھائی ٹھیک ہوں کوئی چوٹ نہیں آئی۔" لائبہ نے جو سر جھکائے کھڑی تھی، اپنے بھائی کی تسلی کرائی۔

"یہ میری بیٹی ہے زویا۔ مگر زین اس کو لائبہ کہتا ہے۔ دراصل اس کی پیدائش پر زین اس کا نام لائبہ رکھنا چاہتا تھا مگر پھر زویا رکھا گیا۔ تو زین اس کو اپنے پسندیدہ نام سے پکارتا ہے۔" رضیہ بیگم نے گویا زویا سے لائبہ تک کی کہانی بتائی۔

ماشاللہ! بہت پیاری ہے۔ یہ میرا بیٹا ہے سلمان" زہرہ بیگم نے بھی سلمان کا" تعارف کروایا۔ سلمان اپنے تعارف پہ کچھ شرما سا گیا۔

"آپ لوگ کدھر جارہے تھے؟ فوڈ کورٹ؟"

زین نے ان سے پوچھا مگر مخاطب ارسا تھی۔

جی! اصل میں ہم کافی دیر سے آئے ہوئے تھے تو اب کچھ پیٹ پوجا کرنے جارہے تھے۔"

www.novelsclubb.com

ارے واہ! یہ تو گڈ ہو گیا ہم بھی وہیں جا رہے تھے۔آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ" چلیں۔زین نے کھلے دل سے آفر دی۔

اب ہر کوئی کنجوس تھوڑی ہوتا ہے۔

چار و ناچار ان کو بھی ان کے ساتھ جانا پڑا۔اوپر جا کر ان لوگوں نے ایک ٹیبل پہ بیٹھ کے آرڈر کیا۔دونوں امیاں اپنا شروع ہو گئیں۔ان کو ملے ابھی وقت ہی کتنا ہوا تھا اور ایسا لگ رہا تھا جیسے برسوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔

ٹیبل پہ ان لوگوں کی ترتیب یوں تھی کہ دونوں امّیاں آمنے سامنے۔زین اور ارسا آمنے سامنے سلمان اور زویا آمنے سامنے۔زین اور ارسا کچھ دیر آفس کی باتیں ،کرتے رہے،ارسا کو اب زین کی موجودگی اتنی بری نہیں لگتی تھی

زویا اور سلمان بات کیا نظر نہیں ملا رہے تھے۔یہ بات امیوں نے محسوس کی تو رضیہ بیگم نے کہا۔

بیٹا! آپ دونوں باتیں کیوں نہیں کر رہے؟ حالانکہ آپ دونوں کی تو زیادہ بننی چاہیے تھی۔ زویا بیٹا شرماؤمت کھل کے باتیں کرو۔"

یہ سلمان بھی بہت شرماتا ہے۔ چلو اب دونوں باتیں کرو اور شرماؤمت۔" زہرہ بیگم نے پہلے رضیہ بیگم سے کہا پھر سلمان سے مخاطب ہوئیں۔

آج کل کے بچے تو شرماتے نہیں ہیں۔ یہ عجیب ہیں۔ ایسے شرما رہے ہیں جیسے دونوں ۱۹۷۰ کے ہیرو ہیروئین ہوں۔" رضیہ بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور وہ دونوں شرمندہ سے ہو گئے۔

دونوں امّیاں ان کو کہہ کر پھر سے شروع ہو گئیں۔ سلمان تھوڑی ہمت کر کے کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ ان کا آرڈر آ گیا۔ پیزا کے ساتھ برگر اور کولڈ ڈرنکس تھی۔ زین اور ارسا اپنی باتوں میں مگن تھے۔ ارسا زین کی کمپنی انجوائے کر رہی تھی۔ اس ملاقات سے سب کے درمیان تکلف کی دیوار ہٹ گئی تھی۔ سب لوگ کھانا شروع ہو گئے تو زویا نے سلمان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

یہ کیچپ پکڑا دیں "اس نے سلمان کے سامنے پڑی ہوئی کیچپ کی طرف اشارہ" کر کے کہا۔اور یہ پہلی بات تھی اور اس کی پہل زویا نے کی تھی۔ویسے بھی جھجھک ختم ہونے میں کچھ ہی دیر لگتی ہے۔

میں آپ کو کیا کہہ کر پکاروں ؟"سلمان نے زویا کو کیچپ پکڑاتے ہوئے پوچھا۔"

"جو آپ کی مرضی۔لائبہ پکاریں یا زویا مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

اچھا ٹھیک ہے۔مجھے یہ دونوں نام ہی اچھے لگتے ہیں میں دونوں سے بلا لیا کروں "گا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔"

اس مختصر سی گفتگو کے بعد ان کے درمیان بے تکلفی پیدا ہو گئی تھی۔

اور یہ گاڑی میں بیٹھنے تک اور پختا ہو گئی۔

کھانے سے فارغ ہو کر سب نے آئسکریم کھائی۔اس ملاقات کے آخر میں جب وہ لوگ نیچے آکر گاڑی میں بیٹھنے لگے تو ایک دوسرے کو اللہ حافظ کہا اور گھر آنے کی دعوت دے کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔اور پھر دونوں گاڑیاں اپنے اپنے گھروں کی جانب روانہ ہو گئیں۔

****

میکسیکو جہاں بے انتہا خوبصورت ہے وہیں اس کو جرائم کا ملک کہا جاتا ہے۔

میکسیکو میں سب سے زیادہ پایا جانے والا جرم ہے وہ ڈرگ سمگلنگ ہے۔اس ملک کے مافیاز اس طرح ڈرگز سمگل کرتے ہیں کہ ان کو دو طرح سے منافع ملے۔مافیاز دوسرے ممالک سے لوگوں کو اغوا کر کے ان کے جسم کے اندر ڈرگز ڈال کر میکسیکو لاتے۔اس کے بعد وہ ڈرگز نکال کر بیچ دیتے اور لوگوں کو فروخت کر دیتے۔

اس کی خوبصورتی اس حد تک تھی کہ لوگ صرف اس کی خوبصورتی اور جنگلات کو دیکھنے دوسرے ملکوں سے آتے تھے۔

قدرت نے اس کو حسن بے تحاشا دیا ہے۔اور حسن کی قدر کرنے والے تو بڑی سے بڑی غلطی بھی معاف کر دیتے ہیں۔اس کی کرنسی پیسو ہے جو پاکستانی لگ بھگ سولہ روپے ہیں۔ مگر قدرت کے خوبصورت مناظر دیکھنے والے یا مجبور لوگ پیسہ کہاں دیکھتے ہیں۔ایک شوق کی وجہ سے پیسہ بہاتا ہے تو دوسرا مجبوری کے تحت۔

میکسیکو ائیر پورٹ کی لائٹنگ ہی بتا رہی تھی کہ وہ کسی اور ملک میں ہیں۔ائیر پورٹ کے باہر گاڑی ان کو ہوٹل چھوڑنے کے لیے کھڑی تھی۔دس منٹ بعد میکسیکو کی حسین سڑکوں سے گزر کر ہوٹل پہنچے تو ان کا چیک ان پہلے ہی طیب کے بندوں نے کروادیا تھا۔ارسلا کو طیب نے روم میں بھیج دیا اور خود لابی میں کھڑے ہو کر بندے سے حالات کے متعلق پوچھنے لگا۔

کچھ پتا چلا کہاں رکھا ہے ان دونوں کو؟اس نے منہ نہیں کھولا اب تک ؟طیب نے " سگرٹ سلگاتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

سر وہ تو کچھ نہیں بتا رہا مگر ایک اور شخص ملا ہے اس نے تھوڑا بہت بتایا ہے۔اس "
"سے پوچھنے کی کوشش کر رہے مگر بہت وقت لگ رہا۔

جو کرنا ہے جلدی کرو وقت کم ہے۔پتا نہیں کس حال میں ہوں گے وہ۔اور احمر "
سے کہو مجھے فون کرے۔"اس نے حکم دیا اور خود لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔جو وسیع
اور عریض لابی کے دوسری طرف تھی۔

****

اگست کے آخری دن چل رہے تھے۔گرمی نے ہر شے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا
ایسے میں ڈیفنس کے بنگلے میں دیکھا جائے تو ہر طرف کولنگ کا احساس تھا۔اگر باہر
سورج اپنے جلوے دکھا رہا تھا تو اندر سینٹرل اے سی اپنی کولنگ سے باہر کی تپش
کو ختم کر رہا تھا۔رضیہ بیگم صوفے پہ براجمان ٹی وی دیکھ رہیں تھیں۔زین شرٹ
کے بازو فولڈ کرتا سیڑھیوں سے اتر رہا تھا کہ رضیہ بیگم اس کی طرف متوجہ ہوئیں

اور آواز دی۔ زین تابعداری سے ان کے پاس آیا اور صوفے پہ بیٹھ گیا۔ اس نے آج کیمل کلر کی پینٹ اور نیلے رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ ہاتھ میں ملبوس گھڑی اور پاؤں میں مقید ماورک کے جوتے اس کو اور دلکش بنا رہے تھے۔

"بیٹا کہاں جا رہے تھے تیار ہو کر؟"

"امی وہ کچھ کولیگز نے فیئر ویل رکھی ہے تو ادھر جا رہا تھا۔"

اچھا! تم مجھے ارسا کے گھر لے جانا کل"۔ رضیہ بیگم نے اس کو کہا۔"

جی میں لے تو جاؤں گا مگر جانا کیوں ہے؟ کوئی خاص وجہ؟"زین نے چونک کر" پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں خیر ہی ہے۔ بس وہ ارسا کی والدہ اصرار کر رہی ہیں کہ ان کے گھر جاؤں۔ کچھ " دنوں میں ان کی واپسی ہے۔

کافی ٹائم ہو گیا ان کو آئے ہوئے تو کہہ رہیں تھیں کہ میں جانے سے پہلے مل جاؤں۔"رضیہ بیگم نے وجہ بتائی۔

ٹھیک ہے امی کل شام میں تیار رہیے گا میں آپ کو لے جاؤں گا۔"زین کہتے اٹھ" کھڑا ہوا اور باہر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔گاڑی میں بیٹھ کر اس نے موبائل دیکھا اور اتنی زیادہ مسڈ کالز دیکھ کر بے ساختہ مسکرایا اور داڑھی پہ انگلیاں پھیر کر گاڑی ریستورانٹ کی طرف بڑھا دی جہاں اس کے کولیگز نے اس کے لیے ہائی ٹی اور ڈنر کا اہتمام کیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

ساڑھے چار کے قریب وہ آئی-ایٹ کے اٹالین ریستورانٹ پہنچا جہاں سارا اہتمام کیا ہوا تھا۔گاڑی پارک کر کے وہ موبائل اور والٹ اٹھاتا گاڑی سے باہر نکل آیا۔موبائل پر ٹائم دیکھا اور آگے کا منظر سوچتے ہوئے مسکرا دیا۔

ریسٹورانٹ کے دروازہ کے قریب پہنچ کر اس نے اندر جھانکا تو ارینجمنٹ نظر آرہی تھی۔ مگر اس کے کولیگز غائب تھے۔ حیرانی کے ساتھ اس نے دروازہ سے اندر قدم رکھا اور اچانک اسی وقت ہر طرف سے وہ آنے لگے اور ساتھ ہی اس پر رنگ برنگی پتیوں سے حملہ کر دیا۔

زین یہ سب دیکھ کر مسکرا دیا۔اس نے آگے بڑھتے ہوئے سب کا شکریہ ادا کیا اور ٹیبل کو طرف چل دیے۔ زین کی نظر سائڈ پر چلتی ہوئی ارسا پر پڑی۔ وہ مبہوت سا اس کو دیکھنے لگا۔ارسا کالی ساڑھی میں بے تحاشا حسین لگ رہی تھی۔ سفید رنگ پر کالی ساڑھی خطرناک حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔

ہال کے وسط میں ٹیبل لگا ہوا تھا جس کے بیچ و بیچ فل سائز کیک رکھا تھا۔زین نے تالیوں کی گونج میں کیک کاٹا اور نشست سنبھال لیں۔ ویٹرز نے آکر کیک سب کو سرو کیا۔زین کو لیگز سے باتیں کرنے میں مصروف ہو گیا۔ارسا زین کے برابر والی نشست پر براجمان تھی۔اور گفتگو میں حصہ لے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اتنی جلدی تم چھوڑ کر جا رہے ہو۔ابھی آئے ہوئے وقت ہی کتنا ہوا تھا تمھیں۔"

" ! !

بس مجبوری تھی کام ہو گیا تھا تو یہاں سے جانا پڑا۔"زین نے جواب دیا۔"

تو آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے؟کچھ سوچا ہوا ہے؟"ایک اور کولیگ نے پوچھا۔"

"دیکھتے ہیں۔ہو سکتا ابو کے ساتھ بزنس میں شریک ہو جاؤں۔"

سارے اپنی باتوں میں مشغول ہو گئے۔زین ساتھ بیٹھی ہوئی ارسا کی جانب رخ پھیر کر دیکھنے لگا۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں"ارسا زین کے دیکھنے پر کچھ گڑبڑا سی گئی۔"

آج کچھ زیادہ پیارا لگ رہی ہو"زین نے ارسا کے کان میں سرگوشی کی۔ارسا اس" کی بات سن کر شرما سی گئی۔

آپ بھی پیارے اچھے ہی لگ رہے ہیں۔"ارسا نے بھی کامپلیمنٹ پاس کرنا" ضروری سمجھا۔

میں تو ہمیشہ اچھا لگتا تھا بہت سے کہتے تھے"زین نے اس کی بات سے محفوظ" ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں وہ میں پہلے آپ کو جانتی نہیں تھی اس لیے غور سے دیکھتی نہیں تھی"ارسا کو" کامپلیمنٹ دینا جان پر آتا ہوا محسوس ہوا۔

اچھا تو اب ایسا کیا ہو گیا ہے؟؟"زین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔"

وہ اس دن ہم مال میں ملے تھے تو اچھی بات چیت ہو گئی تھی اور میری امی نے بھی" آپ کی امی سے مل لیا تو بس اس لیے"ارسا نے نگاہوں کا رخ دوسری طرف پھیرتے ہوئے کہا۔

اچھا اچھا صرف تنگ کر رہا تھا۔ خیر میری امی تمھاری طرف آنا چاہتی ہیں۔" زین" نے تازہ صورتحال سے آگاہ کیا۔

"کیوں ؟ آپ نے اپنی امی سے بات کر لی ؟؟"

نہیں ابھی تو نہیں مگر جلد کروں گا۔ ویسے ہی تمھاری طرف چکر لگانا چاہ رہی" ہیں۔ تمھاری امی نے بلایا ہے۔

"اچھا سہی جب مرضی آجائیں۔ کوئی مسئلہ نہیں۔"

ابھی زین کچھ اور کہتا کہ ایک کولیگ بول پڑی۔

ٹھیک ہے زین مانا ارسا آج بہت پیاری لگ رہی۔ مانا کہ وہ تمھارے ساتھ بیٹھی" ہوئی۔ مگر ہمیں بھی کوئی لفٹ کروادو۔

www.novelsclubb.com

ارسا آج تو نہیں ہمیشہ ہی پیاری لگتی ہے۔"زین نے مسکرا کر کہا۔ایک ہنسی کا گولا" سا اٹھا.سب کو پتا تھا کہ زین ارسا کے بارے کیا خیال رکھتا تھا اور وہ حرکتوں سے وضاحت بھی کر دیتا تھا۔

چائے کے بعد باتوں کے دوران کھانے کا دور شروع ہو گیا۔

زین اور ارسا دونوں نے پاستہ کے ساتھ تھوڑا سا اٹالین چیز اور ارنسنی ٹری کیا۔

دونوں ایک دوسرے کی پلیٹ دیکھ کر مسکرا دیے۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد سب نے زین کو تحفے دینا شروع کیے۔زین دل سے سب کا شکریہ ادا کرتا رہا۔ارسا نے جب تحفہ پکڑایا تو زین نے اتنا کہا۔

"یہ میرے لیے بہت خاص ہے"

ارسا کچھ جھینپ گئی۔

سارے ایک ساتھ زین کی گاڑی تک آئے اور الوداع کہنے لگے۔

www.novelsclubb.com

تم جا رہے ہو اب دیکھتے ہیں یہاں سے کوئی اور کب جاتا ہے "اس کے کولیگ نے" معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ جملہ ادا کیا۔سب ہی اس کی بات پر مسکرا دیے۔

تمام تحفے ریستورانٹ سٹاف نے گاڑی میں رکھ دیے تھے۔ارسا اور زین ایک ساتھ اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر گھر کی جانب روانہ ہوئے۔

****

www.novelsclubb.com